Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۰ منگل ۹۔جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۲۶۔اخاء ۱۳۷۲ھش ۲۶۔اکتوبر ۱۹۹۳ء

دنیا چند روزہ ہے

یہ دنیا چند روزہ ہے سب یار و آشنا الگ ہونے والے ہیں۔ہاں کچھ دوست ایسے ہیں جو دنیا و آخرت میں ساتھ ہیں۔ان کی نسبت فرمایا (--) پس تمہارے دوست ہوں مگر وہ جن کو اللہ نے متقی فرمایا۔اگر وہ تم سے پہلے مرگئے تو تمہارے شفیع ہوں گے۔اور اگر تم ان سے پہلے مرگئے تو ان کی دعائیں تمہارے کام آئیں گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے ماموروں کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے اور ان کی تعلیم کی طرف عدم توجہی کیوں کی جاتی ہے؟ اس کا باعث زمانہ کی وہ حالت ہوتی ہے جو ان پاک وجودوں کی بعثت کا موجب ہوتی ہے۔زمانہ میں فسق و فجور کا ایک دریا رواں ہوتا ہے اور ہر قسم کی بدکاریاں اور برائیاں خدا تعالیٰ سے بُعد اور حرمان اس نیک عمدہ مادے کو اپنے نیچے دبا لیتا ہے۔چونکہ بدکاریوں کے کمال کا ظہور ہوا ہوتا ہے' اس لئے طبیعت کا یہ مادہ کہ وہ ہر کمال کی پیروی کرنا چاہتا ہے۔اس طرف رجوع کر گیا ہوتا ہے اور یہی وہ سرّ ہوتا ہے کہ ابتداءً انبیاء علیہم السلام اور ماموروں کی مخالفت اور ان کی تعلیم سے بے پروائی ظاہر کی جاتی ہے' آخر ایک وقت آجاتا ہے کہ اس نیکی کے بروز اور کمال کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۹)

ضروری ہے کہ انسان رزق حلال کمانے اور کھانے پر مضبوطی سے قائم ہو جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

رزق حلال کا انسانی معاشرہ سے ایک گہرا تعلق ہے اور کوئی معاشرہ مذہب کا قائل ہو یا نہ ہو جب بھی کوئی معاشرہ رزق حلال سے ہٹ جاتا ہے اور حرام مال کی طلب پیدا ہو جاتی ہے اور حرام مال کھانے میں کوئی قباحت باقی نہیں رہتی تو وہ معاشرہ ضرور ذلیل اور رسوا ہو جایا کرتا ہے اور وہ اقتصادی نظام کامیابی اور صحت کے ساتھ چل نہیں سکتا۔اس کی مثال اشتراکی دنیا کے اقتصادی نظام کے طور پر سامنے رکھی جاسکتی ہے۔

اشتراکی دنیا کی بنیاد ہی خدا کی نفی پر ہے اگر خدا کو تسلیم کر لیا جائے تو مارکس کا جدلی مادیت کا نظریہ بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتا ہے اس لئے آغاز ہی میں اس نے خدا کا انکار کیا ہے اور عمداً سمجھ کر کیا ہے کہ اگر انسان خدا کا قائل ہو تو پھر کسی انسان کو اقتصادی نظام دینے کا حق نہیں۔جس نے پیدا کیا ہے پھر وہی حق رکھتا ہے کہ وہ اقتصادی نظام دنیا کے سامنے پیش کرے۔بہرحال یہ وہ معاشرہ ہے۔یہ وہ اقتصادی دنیا ہے جس کی بنیاد خدا کی نفی پر قائم کی گئی ہے۔اور چونکہ رزق حلال کا تصور مٹ گیا اور رزق حلال کا گہرا رشتہ خدا کے تصور سے وابستہ ہے۔جہاں خدا کے تصور کو اقتصادی دنیا سے نکال دیں گے وہاں لازماً حرام رزق کی طرف رجحانات بڑھنے شروع ہونگے۔اور ایسی سوسائٹی آخر کار حرام کھانے پر منتج ہو جایا کرتی ہے اور جہاں مذہبی دنیا میں آپ کو حرام مال کھانے کا ذوق شوق اور ولولہ دکھائی دیتا ہے بعض دفعہ غیر مذہبی دنیا سے بھی زیادہ آپ کو دکھائی دیتا ہے۔وہ اس بات کا مظہر ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔جس خدا پر یقین رکھنے کا دعوٰی ہے اس خدا پر کوئی یقین نہیں چنانچہ (کلام الٰہی) نے رزق حلال کے مضمون کو ساری قوم کی اخلاقی حالت کے ساتھ وابستہ کرکے بیان فرمادیا ہے اور یہ ضروری ہے کہ انسان رزق حلال کمانے پر اور رزق حلال کھانے پر مضبوطی سے قائم ہو جائے۔کیونکہ اس کا دوسری بہت سی اخلاقی معاشرتی خرابیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔فرمایا (-) اے وہ لوگو خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہو۔کسی خطہ زمین سے تمہارا واسطہ ہو رزق حلال کماؤ اور رزق حلال کھاؤ (....) زمین میں سے اپنے لئے وہی چیزیں چنو جو حلال بھی ہیں اور طیب بھی ہیں۔(خطبہ ۱۴/ مئی ۱۹۹۳ء)

فہرست جنازہ غائب

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰۔ستمبر ۱۹۹۳ء کو ناصر باغ گروس گیراؤ۔جرمنی میں بعد مغرب و عشاء درج ذیل احباب و خواتین کا جنازہ غائب پڑھایا۔

۱۔مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیر مربی سلسلہ
۲۔مکرم خواجہ محمد شریف صاحب (ربوہ)
۳۔مکرم عبدالعزیز شاد صاحب (والد مکرم عبدالمومن طاہر مربی سلسلہ گرمولاورکاں)
۴۔مکرمہ صاحب بی بی صاحبہ (والدہ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب۔چک منگلا)
۵۔مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب مہار (ربوہ)
۶۔مکرمہ امتہ الوہاب صاحبہ بیگم لطیف احمد خان نںھا (وفات جرمنی)
۷۔مکرم میر مبارک احمد صاحب (ربوہ)
۸۔مکرمہ فریحہ رؤف صاحبہ آف بھڈال سیالکوٹ (بنت چوہدری ریاض الدین احمد)
۹۔مکرم شفقت محمود طاہر صاحب
۱۰۔مکرم عبداللہ ڈاہری صاحب (نواب شاہ)
۱۱۔مکرمہ خدیجہ ابوبکر صاحبہ اہلیہ مولوی ابوبکر ایوب صاحب (انڈونیشیا)
۱۲۔مکرم محمود احمد صاحب سعید حیدرآبادی (ربوہ)
۱۳۔مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ بنت شیخ عبدالوہاب صاحب (اسلام آباد پاکستان)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴۔ستمبر ۱۹۹۳ء کو بیت النور جرمنی میں مغرب و عشاء کے بعد درج ذیل احباب و خاتون کا جنازہ غائب پڑھایا۔

۱۔اشفاق احمد صاحب کراچی
۲۔غلام قادر ملک صاحب چک ۶۹ گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد
۳۔حکیم محمد اسلم صاحب کاہلوں گلو والے۔فیصل آباد
۴۔حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسلم صاحب باجوہ۔نارووال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ / اخاء ۷۲ ۱۳ اھش   ۲۶ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

اللہ تعالیٰ سے محبت - اور اس کا ڈر

بعض اوقات الفاظ سطحی معنوں کے لحاظ سے اپنی اصلیت سے بہت کم قریب ہوتے ہیں۔ اور سطحی معنی زیادہ معروف ہو جاتے ہیں۔ اور انکا ایک ہی پہلو زیادہ تر سامنے آتا ہے۔ مثلاً تقویٰ ہی کے لفظ کو لیجئے۔ اس سے اکثر ڈر ہی مراد لیا جاتا ہے۔ معنیٰ تو یہ بھی ٹھیک ہے لیکن اس کی اصلیت کا یہ صرف ایک پہلو ہے۔ ویسے ڈر کے بھی تو کئی پہلو ہیں اور اگر ان پہلوؤں کو مد نظر نہ رکھا جائے تو تقویٰ کے لفظ کو سمجھنا مشکل ہو جائے۔

تقویٰ ڈر بھی ہے اور محبت بھی۔ اگرچہ ڈر اور محبت متضاد نظر آتے ہیں لیکن تقویٰ میں یہ دونو باہم اتفاق رکھتے ہیں۔ ڈر۔ ایسا ڈر جو کسی محبت کی وجہ سے پیدا ہو۔ مثلاً خدا تعالیٰ کا ڈر۔ یعنی محبت۔ اور ڈر اس رُو سے کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت سے محروم نہ ہو جائے خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کر کے اس کی ناراضگی نہ مول لے لی جائے۔ محبت کا اظہار اس طریق پر ہوتا ہے کہ انسان یہ چاہتا ہے۔ یا چاہے۔ کہ وہ صرف اور صرف ایسے کام کرے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہوں۔ یہ تقویٰ کا ایک حسین اور باریک پہلو ہے۔ اور یہی وہ پہلو ہے جو ڈر پیدا کرتا ہے۔ پس تقویٰ بھی ان الفاظ میں سے ہے جس کے معروف معنے تو ڈر کے ہیں لیکن اس کی اصلیت یہ ہے کہ یہ ڈر اپنی ایک متضاد صفت سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی محبت۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی خواہش میں تقویٰ کو پہلے محبت سمجھا جائے اور پھر ڈر۔ تقویٰ کا نام لیں اور محبت پیدا ہو اور محبت پیدا ہو تو ہر بات خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کی جائے اور ڈر اس بات کا یہ کہ ہم اس خوشنودی سے محروم نہ رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے ڈر کو اس کی محبت میں ضم کر سکیں اس سے محبت کریں اور ڈریں اس بات سے کہ اس کی خوشنودی سے محروم نہ ہوں۔

آسمان و زمین نے مل کر
ہم کو دکھلائی عالمی بیعت
یہ ہے زینہ پہ اپنا پہلا قدم
اس سے آگے بھی فاصلہ ہے بہت

ابوالاقبال

وجیہہ و حاملِ عظمت غلام باری سیف
ہوئے جہان سے رخصت غلام باری سیف

فقیہہ و عالم و فاضل، مقرر و واعظ
جہاں میں پا گئے شہرت غلام باری سیف

زبانِ اہلِ عرب پر عبور تھا ان کو
تھے اہلِ علم کی عزت غلام باری سیف

وہ بے نظیر مصنف تھے اور محقق بھی
ادب کی کر گئے خدمت غلام باری سیف

بیان سیرۃ" خیرالبشر تھی ان کی غذا
اسی سے پاتے تھے راحت غلام باری سیف

صلہ یہ کیسا ملا عجز و انکساری کا
ہوئے ہیں داخلِ جنت غلام باری سیف

شریف ایسے شرافت نثار تھی جن پر
تھے افتخارِ شرافت غلام باری سیف

نہ مال و زر کی تمنا تھی اور نہ فکرِ معاش
تھے اک شبیہ قناعت غلام باری سیف

دعائیں مانگ رہی ہے تمہاری بخشش کی
یہ سوگوار جماعت غلام باری سیف

سلیم کس طرح ہو ان کی خوبیوں کا بیاں
تھے اک مجاہدِ فطرت غلام باری سیف

سن وفات ملا عابدِ سکندر بخت
نبھائی خوب وصیت غلام باری سیف

سلیم شاہجہانپوری

"آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہو۔

علمی مسائل

خدا تعالیٰ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے کہ بہت برکت والا وہ خدا ہے جس نے ایسا کلام بھیجا جو تمام قسم کی باریکیاں بیان کرتا ہے اور حق و باطل میں امتیاز کر کے دکھاتا ہے اور پھر برکت والا وہ خدا ہے جس نے وہ برکت کسی ایسے انسان کے سپرد نہیں کی جو بد عمل ہو اور بجائے دین کی طرف راغب کرنے کے لوگوں کو دین سے بیگانہ کرنے والا ہو بلکہ اس نے وہ کتاب ایسے شخص کو دی جس نے اپنی ذات اور اپنی دنیوی زندگی پر موت وارد کی اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو اپنے نفس کے اندر داخل کر لیا۔ اور اپنے نیک نمونے سے دنیا کو نیکی کی طرف کھینچ لایا۔

پھر اگر اس روایت کو مد نظر رکھا جائے جس میں یہ ذکر آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو رسول کریم ﷺ نے علیٰ عبدہ کی جگہ علیٰ عبادہ پڑھنے کی بھی اجازت دی تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے یہ فرقان اپنے تمام بندوں کے لئے نازل کیا ہے خواہ وہ کسی قسم کی طبیعت اور رجحان رکھنے والے ہوں۔ یہ امر بھی اسلام کی صداقت اور اس کے عالمگیر مذہب ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے اسلام کی تعلیم پر غور کر کے دیکھ لو اس نے اپنے تمام احکام میں ہر قسم کی طبائع کو مد نظر رکھا ہے تاکہ انسانی نفس پر کوئی ایسا بوجھ نہ پڑے جو اس کے لئے ملال کا موجب بن جائے اس نے روٹی کھانے میں اعتدال کا حکم دیا ہے اور پانی پینے میں بھی اعتدال کا حکم دیا ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر تم نماز پڑھو تو اس میں بھی اعتدال سے کام لو مال خرچ کرو تو اس میں بھی اعتدال سے کام لو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ تو آپ نے دیکھا کہ ام المومنین حضرت زینبؓ نے چھت کے ساتھ ایک رسا لٹکایا ہوا ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ رسا کیسا ہے آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت زینبؓ جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لے لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اسے اتار دو۔ یہ کوئی نماز نہیں۔ جب نماز پڑھتے پڑھتے انسان تھک جائے تو اسے چاہئے کہ آرام کرے۔ (بخاری کتاب التہجد)

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں ہر روز روزہ رکھا کروں گا۔ جب رسول کریم ﷺ کو یہ اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کیا۔ اور فرمایا یہ جائز نہیں۔ اگر تمہیں بہت ہی شوق ہے تو ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو۔ یہی اعتدال کا حکم باقی احکام میں بھی ہے۔ مثلاً اسلام اپنے مال کو خرچ کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ نہ تو اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن سے باندھ دو یعنی بخل سے کام لو اور نہ اپنے ہاتھ ایسا کھول دو کہ سب مال ضائع ہو جائے۔ اور لوگ تمہیں ملامت کریں اور تم آئندہ مال کمانے کے سامانوں سے بھی محروم ہو جاؤ۔ غرض اسلام نے کوئی تعلیم ایسی نہیں دی جس کا برداشت کرنا انسانی فطرت کے لئے مشکل ہو بلکہ وہ ایک بیمار اور کمزور کے لئے بھی اسی طرح قابل عمل ہے جس طرح ایک مضبوط اور طاقتور انسان کے لئے اسی طرح اس کی تعلیم عورتوں کے لئے بھی قابل عمل ہے اور مردوں کے لئے بھی۔ بچوں کے لئے بھی قابل عمل ہے اور بوڑھوں کے لئے بھی۔ امیروں کے لئے بھی قابل عمل ہے اور غریبوں کے لئے بھی اس کے دامان فیض سے دنیا کا کوئی متنفس محروم نہیں۔ اور اس کے دائرہ ہدایت سے دنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم باہر نہیں جس طرح خدا تعالیٰ کا سورج ایک بادشاہ کے محلات پر بھی چمکتا ہے۔ اور ایک غریب کی جھونپڑی کو بھی اپنے نور سے منور کرتا ہے اسی طرح اسلام کی روحانی تعلیم غریب اور امیر کو یکساں فوائد پہنچاتی اور ہر ایک کو خدا تعالیٰ کے قریب پہنچاتی ہے وہ چھوٹے اور بڑے اور غریب اور امیر اور عورت اور مرد اور مشرقی اور مغربی اور کمزور اور طاقتور اور حاکم اور رعایا اور آقا اور مزدور اور خاوند اور بیوی اور ماں باپ اور اولاد اور بائع اور مشتری اور ہمسائے اور مسافر سب کے لئے راحت اور امن اور ترقی کا پیغام ہے۔ وہ بنی نوع انسان میں سے کسی گروہ کو اپنی خطاب سے محروم نہیں کرتا وہ اگلی اور پچھلی تمام اقوام کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے جس طرح عالم الغیب خدا کی نظر پتھروں کے نیچے پڑے ہوئے ذروں پر بھی پڑتی ہے اور آسمان پر چمکنے والے ستاروں پر بھی اسی طرح اسلام کی تعلیم غریب سے غریب اور کمزور سے کمزور انسانوں کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے اور امیر سے امیر اور قوی سے قوی انسانوں کی احتیاجوں کا بھی خیال رکھتی ہے۔ وہ صرف گزشتہ مذاہب کی ایک نقل نہیں۔ بلکہ وہ مذہب کی زنجیر کی آخری کڑی اور نظام روحانی کا سورج ہے بے شک مذہب کے نام میں دنیا کے تمام مذاہب شریک ہیں اسی طرح جس طرح کوئلہ اور ہیرا کاربن کے نام میں شریک ہیں لیکن ہیرا ہیرا ہی ہے اور کوئلہ کوئلہ ہی ہے جس طرح پتھر کا نام کنکریلے پتھر اور سنگ مرمر دونوں پر بولا جاتا ہے لیکن کنکریلا پتھر کنکریلا پتھر ہی ہے اور سنگ مرمر سنگ مرمر ہی۔ دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

میں ایک دفعہ دہلی گیا۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے میری دعوت کی۔ مولوی نذیر احمد صاحب کے پوتے جو ساقی رسالہ نکالتے ہیں ان کے ماموں میرے ساتھ تھے انہوں نے میری کوئی تقریر سنی ہوئی تھی۔ انہوں نے میرے لحاظ یا تکلف کی وجہ سے کہا کہ خواجہ صاحب میں نے ان کی تقریر سنی ہے ان کا لہجہ بالکل دہلی والوں کا سا ہے اور یہ بالکل پنجابی معلوم نہیں ہوتے مگر خواجہ صاحب اپنے رنگ کے آدمی ہیں انہیں یہ بات بری لگی۔ انہوں نے کہا میں تو یہ بات نہیں مان سکتا۔ میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں ان میں بعض مقامات پر پنجابی محاورات استعمال ہوئے ہیں۔ لیکن آخر وہ بھی دہلوی تھے انہوں نے فوراً کہا خواجہ صاحب میں نے تقریر کا ذکر کیا تھا۔ کتاب کا نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم تقریر میں بھی بعض پنجابی محاورات غیر ارادی طور پر استعمال کر جاتے ہیں تاہم متواتر بولنے اور ہمیشہ اردو میں ہی گفتگو کرنے کی وجہ سے عادت ہو جاتی ہے۔ پس میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو۔ اور ایک نیا لباس پہنا دو آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں گفتگو کیا کریں جب ہم اردو میں ہی گفتگو کریں گے۔ تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے۔ اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہو گی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دے تو ان پر عبور حاصل کر لیتا ہے پس ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جو اب بے وطن ہو گئی ہے اپنائیں۔ یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں چاہئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے اور اسے اتنا رائج کر دیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہئے ملک کے کناروں پر اور پہاڑوں پر کہیں کہیں پنجابی زبان باقی رہ جائے تو حرج نہیں اگر کسی کو پنجابی زبان سننے اور بولنے کا شوق ہو گا تو وہ وہاں جا کر سن لے گا یا بول لے گا۔

پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے۔ اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہو سکتا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کر سکتا عالم بے عمل کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر علم نہ ہو اور پھر انسان کوئی عمل کرے تو وہ غلط قسم کا ہو گا۔ اور اس کی مثال اس ریچھ کی سی ہو گی جس سے کسی آدمی کی دوستی ہو گئی اور وہ اسے مکھیاں اڑانے کے لئے اپنی ماں کے پاس بٹھا گیا۔ وہ مکھیوں کو اس کی ماں کے منہ سے اڑاتا لیکن وہ پھر آ بیٹھتیں اس نے خیال کیا کہ جو مکھی اڑتی نہیں اسے مار ڈالنا چاہئے چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور مکھی پر دے مارا۔ وہ مکھی تو شاید مری یا نہ مری لیکن ماں مر گئی

اسی طرح بے علم آدمی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے کہ ان کی اصلاح اور ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں ہونا چاہئے جو کلام الٰہی کا ترجمہ نہ

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالقادر

ملک عرب کا تعارف

محترم شیخ عبدالقادر صاحب کی کتاب کے اقتباسات۔ کتاب ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی تھی

باشندے بارش کی کمی، صحرا کی زیادتی اور نباتاتی پیداوار کی قلت وغیرہ ایسے اسباب ہیں جنھوں نے عرب کی آبادی کو بڑھنے نہیں دیا تاہم ستر اسی لاکھ کے قریب اس کی آبادی بتائی جاتی ہے۔ جو ملک کے حالات کے ماتحت کم نہیں ہے۔

تقسیم اقوام کے اعتبار سے مورخین نے قبائل عرب کو دو اور ایک لحاظ سے تین طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

اول عرب عاربہ یعنی عرب کے قدیم اور اصلی باشندے جو آگے دو قسموں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

(الف)۔ ملک کے قدیم اور اصلی باشندے جو اسلام سے بہت عرصہ پہلے فنا ہو چکے تھے اور جن کے مفصل حالات بعد زمانہ کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکے۔ البتہ اتنا پتہ چلتا ہے کہ عاد، ثمود، طسم، جدیس اور جرہم الاولیٰ وغیرہ انہی میں سے چند مشہور قبائل کے نام ہیں عرب عاربہ کے اس طبقہ کو فنا ہو جانے کی وجہ سے عرب بائدہ بھی کہتے ہیں۔

(ب)۔ عرب بائدہ کے بعد قبائل بنو قحطان کا دور دورہ ہوا۔ جن کا اصل وطن یمن تھا۔ جہاں سے یہ تمام عرب میں پھیل گئے۔ بعض روایات کے مطابق یہ لوگ حضرت ہود علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مدینہ کے قبائل اوس و خزرج بھی بنو قحطان میں سے تھے۔

دوئم۔ عرب مستعربہ۔ اس طبقہ سے مراد زیادہ تر حضرت اسماعیل علیہ سلام کی اولاد ہے۔ چونکہ یہ لوگ ملک عرب میں باہر سے آکر آباد ہوئے تھے اس لئے ان کو عرب مستعربہ یا مخلوط عرب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ان کا مرکز حجاز تھا۔ ان کو عدنانی بھی کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں بڑا شخص جس سے یہ قبائل پھیلے عدنان تھا۔ قریش جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے بنو عدنان ہی کی ایک شاخ تھے۔

اسلام سے پہلے عرب کی تہذیب اور تمدن ظہور اسلام سے پہلے عرب لوگ بالکل وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے ان کا سلسلہ بیرونی دنیا سے بالکل منقطع تھا۔ اور گو قحطانی قبائل کے عروج اور ترقی کے زمانہ میں عرب کے اندر مختلف چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں۔ لیکن کسی زمانہ میں بھی کوئی ایک سلطنت تمام عرب پر قابض نہیں ہوئی۔ بلکہ عموماً ہر قبیلہ آزاد اور اپنا الگ سردار رکھتا تھا۔ اور دوسرے قبائل کے آگے سر جھکانا عار سمجھتا تھا۔

طرز زندگی کے لحاظ سے اہل عرب کی خوراک اور لباس بالکل سادہ اور ابتدائی حالت میں تھا۔ اکثر لوگ خانہ بدوشوں کی طرح اونٹوں پر خیمے اور دیگر ضروری سامان لاد کر پھرا کرتے تھے۔ اور جہاں کہیں سبزہ اور پانی دکھائی دیتا تھا۔ وہیں پر ڈیرے ڈال دیتے تھے۔ اونٹوں اور بکریوں کی کثرت کی وجہ سے کھجور کے ساتھ دودھ کا استعمال عموماً کیا جاتا تھا۔ ثرید عرب کی ایک مشہور غذا تھی جسے وہ شوربے میں روٹی بھگو کر تیار کرتے تھے۔ جنگلی اور وحشیانہ زندگی کے باعث لباس صرف ایک تہبند ہی پر مشتمل ہوتا تھا۔ اور قمیض تو صرف خاص خاص لوگ ہی استعمال کر سکتے تھے۔ بستر عموماً کھجور کی چٹائی کا نام تھا۔ ہاں بستیوں اور شہروں میں رہنے والے آسودہ حال لوگ لکڑی کے تخت بنوا لیتے تھے۔ اس قسم کے طرز رہائش کا نقشہ عرب کے قدیم شاعروں کی نظموں میں نہایت واضح طور پر کھینچا ہوا ہے

عربوں میں لین دین عموماً جنس کا جنس سے ہوتا تھا۔ لیکن چاندی کے دو سکے بھی رائج تھے۔ درہم اور اوقیہ۔ ایک اوقیہ کی قیمت چالیس درہم کے برابر تھی۔ سونے کا مروجہ سکہ دینار تھا۔ اور ماپنے کا آلہ صرف ذراع یعنی ہاتھ تھا۔

تجارت اور شاعری تجارت ملک کا سب سے بڑا پیشہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زما میں قریش مکہ کے تجارتی قافلے موسم گرما میں شمال کی طرف شام میں اور موسم سرما میں یمن کی طرف باقاعدہ آتے جاتے تھے۔

عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ سال کے مختلف حصوں میں مختلف مقامات پر بڑے بڑے میلے لگا کرتے تھے۔ جن میں دور دراز سے تاجر، شعراء آکر شامل ہوا کرتے تھے۔ ان میلوں میں علاوہ شعر بازی اور تجارت کے، کھیل تماشے بھی بکثرت ہوتے تھے۔ چنانچہ ایسے میلوں کے لئے حجاز میں عکاظ، یمن میں صنعاء، بحرین میں مشقر، قرب شام میں دومتہ الجندل اور عمان میں وجا خاص شہرت رکھتے تھے ہر قبیلہ کا الگ الگ شاعر ہوتا تھا۔ جس کی شہرت پر گویا قبیلہ کی عزت اور شہرت کا انحصار تھا۔ یہ شعراء اپنی قادر الکلامی کی وجہ سے قوم میں اس حد تک اثر رکھتے تھے کہ جب چاہتے دو قبائل میں عداوت اور خانہ جنگی کی آگ کو بھڑکا دیتے تھے۔ قوت حافظہ اس قدر زبردست تھی کہ بڑے بڑے قصیدے ایک دو مرتبہ سن کر یاد کر لیتے تھے۔

عادات اور قومی خصائل عرب میں شراب خوری، قماربازی اور بدکاری کی اس قدر کثرت تھی کہ الامان۔ لوگ عموماً اپنی بدکاریوں اور سیہ کاریوں کو برملا فخریہ رنگ میں بیان کیا کرتے تھے۔ وہ شاعر جس کی نظم میں اپنے قبیلہ کی بہادری اور شجاعت کے قصے بیان کرنے سے قبل اپنی اصل یا مفروضہ معشوقہ کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ قابل التفات نہیں سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ "بانت سعاد" کا مشہور قصیدہ جسے کعب بن زہیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تھا عربوں کی اس خصلت کا صحیح صحیح نقشہ پیش کرتا ہے۔ جہالت اور بے جا مظاہرات کا یہ عالم تھا کہ ذرا ذرا سی بات پر تلواریں میانوں سے نکل پڑتی تھیں اور بعض اوقات یہ باتیں اس قدر طول پکڑ جاتی تھیں کہ سالہا سال تک دو قبائل میں دشمنی اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری رہتا۔ اور پھر ایک دوسرے کے حلیفوں کی شمولیت کی وجہ سے اس کا اثر اس قدر عام اور وسیع پڑتا تھا۔ کہ قبائل کے قبائل کا صفایا ہو جاتا۔ بنو تغلب اور بنو بکر کی مشہور لڑائی جو تاریخ میں جنگ بسوس کے نام سے مشہور ہے جہالت اور بے جا جوش و خروش کی ایک ادنیٰ یادگار ہے، واقعہ یوں ہے کہ پانچویں صدی عیسوی کے آخر میں عرب کے شمال مشرق میں کلیب بن ربیعہ قبیلہ بنو تغلب بن وائل ایک مشہور اور صاحب اثر سردار گزرا ہے۔ جس کی بیوی حلیلہ بنت مرہ، بنو بکر بن وائل میں سے تھی۔ اس حلیلہ کا ایک بھائی جساس نامی تھا جو اپنی خالہ بسوس کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ اب اتفاق ایسا ہوا کہ بسوس کے پاس ایک شخص مہمان ٹھہرا جس کا نام سعد تھا سعد کی ایک اونٹنی سراب نامی تھی جو رشتہ داری اور تعلقات کی بناء پر کلیب کی چراگاہ میں جساس کی اونٹنیوں کے ساتھ مل کر چرا کرتی تھی۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ کلیب اپنے ایک درخت کے نیچے سے گزر رہا تھا۔ کہ اوپر سے ایک پرندہ کی آواز آئی۔ کلیب نے جو نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک پرندے نے اس درخت پر اپنے گھونسلے میں انڈے دے رکھے ہیں۔ کلیب جس کے رگ و ریشہ میں بدویانہ سرداری کا خون پورے جوش کے ساتھ لہریں مار رہا تھا۔ سردارانہ انداز میں بولا "کسی سے مت ڈر میں تیری حفاظت کروں گا" دوسرے دن جب کلیب کا وہاں سے گذر ہوا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ پرندہ کے انڈے درخت کے نیچے مسلے پڑے ہیں اور پرندہ اوپر درد بھری آواز نکال رہا ہے۔ اس دردناک نظارہ کو دیکھ کر کلیب کی آنکھوں میں خون اتر آیا ادھر ادھر جو دیکھا تو سعد کی اونٹنی پر نظر پڑی اسے شبہ ہوا کہ غالباً اسی اونٹنی نے انڈوں کو مسلا ہے۔ دوڑا دوڑا اپنے سالے جساس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ دیکھو جساس! اس وقت میرے دل میں ایک خیال ہے اگر مجھے اس کا یقین ہو تو میں ضرور کچھ کر گذروں۔ مگر دیکھو آئندہ سعد کی یہ اونٹنی اس گلے کے ساتھ یہاں نہ چرا کرے۔ جساس کی رگوں میں بھی بدوی خون پورے جوش کے ساتھ موجزن تھا۔ بولا یہ ہمارے مہمان کی اونٹنی ہے۔ جہاں میری اونٹنیاں چریں گی۔ یہ بھی وہیں چرے گی۔ کلیب نے کہا۔ اچھا تو اگر مجھے یہ اونٹنی آئندہ یہاں پھرتی نظر آئی تو میں اس کے شیردان میں تیر مار کر اسے ہلاک کر دوں گا۔ جساس بولا۔ اگر تو نے ایسا کیا تو مجھے بھی وائل کے بتوں کی قسم ہے کہ میں خود تیرا سینہ تیر سے چھید کر رکھ دوں گا۔ یہ کہہ کر جساس وہاں سے چلا گیا۔ کلیب سخت غضبناک حالت میں پیچ و تاب کھاتا ہوا اپنی بیوی حلیلہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ حلیلہ دیکھو تو کیا تو کسی ایسے آدمی کو جانتی ہے جو میرے مقابل پر اپنے پڑوسی کی حفاظت کرے گا۔ وہ بولی ایسا اور تو کوئی مجھے نظر نہیں آتا۔ ہاں میرا بھائی جساس ہے اگر وہ اپنے منہ سے کوئی بات کہہ بیٹھے تو اسے کر گزرتا ہے۔

اس کے بعد حلیلہ کو جب اصل واقعہ کا علم ہوا تو اس نے اس معاملہ کو رفع دفع کرنے کی بہتیری کوشش کی۔ مگر سب بے سود ثابت ہوئی۔ کلیب ہمیشہ موقع کی تاڑ میں رہتا تھا۔ آخر ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ جب کلیب اپنے اونٹوں کو پانی پلا یا رہا تھا جساس بھی اپنے اونٹ لے کر آگیا۔ اور پھر اس پر مزید اتفاق یہ ہوا کہ سعد کی اونٹنی اس کے گلہ سے الگ ہو کر کلیب کی اونٹنیوں سے مل کر پانی پینے لگ گئی۔ کلیب نے خیال کیا کہ جساس نے دیدہ

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ تکبیر کے شکریہ کے ساتھ

۲۰۰۰ء تک ۱۰ فیصد پاکستانیوں کو مرتد کرنے کا منصوبہ

مشنریوں کی ایک بڑی تعداد پاکستان میں مصروف عمل ہے اس کے لئے مغربی ممالک نہ صرف اربوں روپے کی امداد دیتے ہیں بلکہ ان کو ہدایات بھی جاری کی جاتی ہیں مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود ان کا باہمی رابطہ ہے، مشترکہ اجلاس بھی منعقد ہوتے ہیں کچھ عرصہ قبل مشنریوں کی ایک اہم میٹنگ میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ ۲۰۰۰ء تک پاکستان کی کل آبادی کے ۱۰ فیصد کو عیسائی بنایا جائے گا اس کے لئے پاکستان کے دور دراز کے دیہات خصوصاً پاک بھارت سرحد کے قریب واقع دیہات اور شمالی علاقہ جات کے دیہات کو ہدف بنایا گیا ان علاقوں میں بڑے پیمانے پر فلاحی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا گیا یہاں کے غریب اور پسماندہ لوگ جن میں ایک بڑی تعداد شودر ہندوؤں کی ہے، ان کا ٹارگٹ ہیں۔

ڈاکٹر محمد نادر صدیقی صاحب نے مسلسل آٹھ دس سال کی عرق ریزی اور جانفشانی کے بعد پاکستان میں عیسائیت کے نام پر تحقیقی مقالہ تحریر کیا اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس مقالے میں انہوں نے پاکستان میں عیسائیت کی کوششوں کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور بہت سے ایسے حقائق کو طشت از بام کیا ہے جو ہمارے عوام و خواص کی نظروں سے پوشیدہ تھے۔ پاکستان میں مشنریوں کو کیا ہدایات دی جاتی ہیں ان کی کتاب کے اقتباسات سے ان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱۔ ہمیں ہر سال عیسائیوں کی تعداد کے اضافے کے ساتھ ان کی روحانی زندگی کو بھی فروغ دینا چاہے۔ ۲۔ کسی غیر عیسائی کو جو گنہ گار ہے یسوع مسیح کے فضل میں داخل کرنا ہی عین مقصد ہے۔

۳۔ عیسائیت سے متاثر ہونے والے لوگوں کو پہلے تلاش کرو پہلے سوسائٹی یا معاشرہ کے ان گروپ یا اجزاء میں تبلیغ کا پروگرام بناؤ جو اس کا استقبال کرنے کو تیار ہوں ان گروپ کا پتہ کیسے چلے گا اس کے لئے حسب ذیل ہدایات ہیں۔

☆ مظاہر پرست اپنے عقیدہ کو بدلنے کے لئے دوسرے بڑے مذاہب والوں کے مقابلے میں زیادہ تیار رہتے ہیں۔

☆ وہ لوگ جو حال ہی میں کسی بڑے مذہب کے پیروکار بن گئے لیکن ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئے اکثر مسیحیت قبول کر لیتے ہیں۔

☆ سماجی حیثیت سے پس ماندہ لوگ جو جابرانہ طاقت کے زیر تسلط رہتے ہیں اور معاشی، سیاسی مذہبی اور نسلی حیثیت سے کمزور ہیں عام طور پر عیسائیت کے لئے تیار رہتے ہیں۔

☆ وہ لوگ جو زرخیز زمینوں سے بنجر زمینوں کو آباد کرنے پہنچے ہوں، دیہاتی افراد جو شہروں میں ملازمت کی تلاش میں آتے ہیں سکول اور کالج کے طلبہ جو گھر سے دور پردیس میں پڑھتے ہیں ان کے پاس عیسائی مبلغوں کو فوراً پہنچنا چاہئے۔

☆ شہر جو نئے تعمیر ہو رہے ہیں یا وسیع ہو رہے ہیں عیسائیت کی زمین کے لئے بہت زرخیز ہوتے ہیں اس طرح نئی کالونیاں اور بستیاں۔

۴۔ تنہا اور اکیلے قبائل خاص طور پر پہاڑیوں پر رہنے والے، زمینوں کی کمی انہیں اکثر معاشی بدحالی میں مبتلا کرتی ہے وہ ضروریات زندگی کا حل چاہتے ہیں ان کی اس فطری خواہش کو قبول کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

۵۔ غریب عام طور پر خدا کی طرف جلدی جھکتا ہے مبلغوں کو ان پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

۶۔ اثر پذیر لوگوں کو ترجیح دو۔

۷۔ خاندانوں کو مسیحی بنانے کا مقصد پیش نظر رکھو۔

۸۔ کسی تاخیر کے بغیر فوراً بپتسمہ دے دو۔ ۹۔ دیسی لوگوں کو زیادہ شاگرد بناؤ۔ ۱۰۔ مختلف قبائل کے لوگوں کو ایک ہی عیسائی فرقہ میں نہ کھینچو بلکہ ہر ایک کو الگ الگ فرقہ کا عیسائی بننے دو اس سے قبائلی رقابت اور چشمک کے جھگڑے پیدا نہ ہوں گے اور کلیسائی توانائی ان تمام جھگڑوں کو نمٹانے میں صرف نہ ہو گی۔

۱۱۔ پاکستان میں اس وقت کم از کم تیس مختلف قسم کی پست اقوام ہیں یہ سب کے سب عیسائی بن سکتے ہیں۔

۱۲۔ پنجابی زبان میں عبادتی گیتوں کے رواج نے اچھے نتائج پیدا کئے ہیں، اس لئے مشنریوں کو ان علاقوں میں رہنے والوں کی زبان پر عبور حاصل کرنے سے مقامی لوگوں کے عیسائی بننے میں بڑی مدد ملے گی۔

۱۳۔ اگر پاکستان میں کام کرنے والے تمام مشن یہ عزم کر لیں کہ وہ پست اقوام میں تبلیغی کام کو ترجیحی بنیادوں پر کریں گے اور یہ عظیم و مقدس مقصد سامنے رکھیں گے کہ ۲۰۰۰ء تک یہ کام ختم ہو جائے تو ان کو ہر سال کم از کم پچاس ہزار افراد کو عیسائی بنانا پڑے گا۔

۱۴۔ ایک مسلمان فرد پر تبلیغ عیسائیت کی محنت کے ساتھ ساتھ اس کے خاندانی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے خاندان کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے، کیونکہ اکیلا فرد ہچکچاتا ہے کہ کہیں خاندان سے نہ نکالا جائے۔

۱۵۔ نیا عیسائی اگر اتوار کی بجائے جمعہ کو عبادت کرتا ہے تو کرنے دیں۔

۱۶۔ مسلمانوں کے مذہبی عرسوں یا میلہ مویشیاں میں عیسائی مبلغین کی جماعتیں اور لٹریچر بھیجا جائے اس کے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۵۔ فروری ۱۹۹۳ء)

بقیہ : ص ۴

دانستہ اسے چھوڑا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ کلیب تو غضب میں دیوانہ ہو گیا۔ جھٹ اپنی کمان نکالی اور زور سے اس کے شیردان میں تیر مارا کہ وہ بیچاری تڑپتی اور چلاتی ہوئی گھر کی طرف دوڑی اور بمشکل جساس کی خالہ بسوس کے دروازہ تک پہنچی ہی تھی کہ گر گئی۔

بسوس نے جب یہ مہیب نظارہ دیکھا تو اس کی حالت بالکل متغیر ہو گئی۔ اور عرب کے دستور کے مطابق سر کھول کر اور چلا چلا کر یہ کہنا شروع کیا کہ شرم شرم۔ ہم ذلیل کئے گئے۔ اور ہمارے مہمان کی اونٹنی ہلاک کر دی گئی۔ جساس بھلا یہ الفاظ سن کر کب برداشت کر سکتا تھا غیرت اور شرم کے مارے دیوانہ سا ہو گیا۔ اور فوراً کلیب کو جا کر قتل کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ دونوں قبیلوں میں ایک آگ لگ گئی۔ اور چالیس سال تک وہ خطرناک جنگیں ہوئیں کہ خدا کی پناہ۔ آخر جب دونوں قبیلے لڑتے لڑتے کمزور ہو گئے۔ تو ریاست حیرہ کے بادشاہ منذر ثابت نے درمیان میں پڑ کر صلح کرا دی اور خدا خدا کر کے اس جنگ کا خاتمہ ہوا۔

عرب کے ملک میں ثار یعنی انتقام کا اس قدر رواج تھا کہ وہ لوگ جب تک مقتول کا بدلہ قتل کی صورت میں ہی نہ لے لیتے۔ چین سے ہرگز نہ بیٹھتے۔ خون بہا کا طریق بھی ایک حد تک رائج تھا۔ لیکن مقتول کے اقرباء اور عزیزوں کے دلوں میں ایک قسم کی آگ لگ جاتی تھی۔ اور وہ تبھی بجھ سکتی تھی۔ جب قاتل بطور قصاص قتل کر دیا جاتا۔ مگر یہ سلسلہ صرف یہاں تک ختم نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ جب ایک طرف کی آگ بجھ جاتی تو دوسری طرف بھڑک اٹھتی تھی۔ اور اس طرح کینہ اور جوش انتقام کی خلیج ایسی وسعت اختیار کرتی تھی کہ بسا اوقات قبیلے کے قبیلے تباہ و برباد ہو جاتے تھے۔

جنگ کے دوران میں جہاں فوج کا قیام ہوتا۔ وہاں کسی اونچی جگہ پر آگ جلا دی جاتی۔ اور جب وہ کسی وجہ سے بجھ جاتی تو فوج اسے بدشگونی سمجھ کر ہمت ہار بیٹھتی تھی۔ لڑائی کے وقت پہلے فریقین کی فوجوں کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا انفرادی مقابلہ ہوتا تھا۔ اور پھر عام دھاوا بول دیا جاتا تھا۔ تلوار۔ نیزہ۔ اور تیر کمان عربوں کے مشہور آلات جنگ تھے۔ جب کسی قوم کے آدمیوں میں مخالف کی یلغار سے مرعوب ہو کر بھاگڑ پڑنے لگتی تھی، تو عورتیں شعر پڑھ پڑھ کر اپنے قبیلہ کو غیرت اور شرم دلاتی تھیں۔ جس کا نتیجہ عموماً اچھا ہوتا اور قوم جم کر مقابلہ کرنے لگتی۔

عربوں میں سخاوت ایک اعلیٰ درجہ کا وصف سمجھا جاتا تھا۔ حاتم طائی جس کی سخاوت کے قصے زبان زد خلائق ہیں عرب ہی کا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عربوں کا یہ وصف اتنا محبوب تھا کہ جب ایک جنگ میں حاتم طائی کی لڑکی اسلامی فوج کے ہاتھوں قید ہو کر حضور کے سامنے پیش کی گئی تو حضور نے اسے اور اس کی وجہ سے اس کی قوم کو بھی محض اس بناء پر آزاد کر دیا کہ وہ ایک سخی کی بیٹی ہے۔

بقیہ : ص ۳

جانتا ہو۔ جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا۔ لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو۔ ہر شخص چوہدری نذیر احمد یا سلیم نہیں بن جاتا مگر کچھ نہ کچھ قانون کا علم اسے ہوتا ہے مثلاً وہ جانتا ہے کہ اگر وہ چوری کرے گا تو اسے سزا ملے گی قانونی باریکیاں وہ نہیں جانتا ان کے لئے اسے وکیلوں کے پاس جانا پڑتا ہے اسی طرح کلام الٰہی کی باریکیوں کو تم بے شک علماء پر چھوڑ دو لیکن معمولی احکام تو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا جاننا اس کا فرض ہے۔

کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اخلاص اور ثواب اس کے ساتھ نہ ہو

(حضرت امام جماعت الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

ویٹو کی دھمکی

روس نے ایک سخت زبان میں لکھا گیا خط امریکہ کے وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کو بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر برطانیہ فرانس اور امریکہ نے لیبیا پر نئی پابندیوں کا تقاضا کیا تو وہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں ان کے اس مطالبے کو ویٹو کر دے گا۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں فرانس برطانیہ اور امریکہ لیبیا سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ دو افراد جن کے متعلق شبہ ہے کہ انہوں نے سکاٹ لینڈ میں لاکربی کے مقام پر ایک جہاز کو بم سے اڑایا تھا انہیں ان کے حوالے کیا جائے تا کہ ان پر مقدمہ چلایا جاسکے۔ لیبیا نے اس بار بار کے دہرائے جانے والے مطالبے کو ہر دفعہ مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ کوئی غیر جانبدار ملک ہو اور وہاں غیر جانبداری سے مقدمہ چلایا جائے تو وہ اس بات کی اجازت دے سکتا ہے۔ ایک دفعہ یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ عرب لیگ اس کے متعلق فیصلہ کرے کہ مقدمہ کہاں چلایا جائے۔ گذشتہ دنوں میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ سکاٹ لینڈ میں اس مقدمہ کے چلائے جانے سے لیبیا کی حکومت کو اختلاف نہیں ہے لیکن ان دو افراد کے وکلاء نے اس بات کو مسترد کر دیا اور کہا کہ سکاٹ لینڈ میں بھی ان پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ بلکہ خاندانوں نے بھی اس کی مخالفت کی اور انہوں نے خود بھی اس کی حامی نہیں بھری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے بھی اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ سیکیورٹی کونسل کو فی الحال مزید پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ آہستہ آہستہ لیبیا کے رویہ میں نرمی آرہی ہے اور اس نرمی کے پیش نظر اگرچہ ان کی پابندیوں کو ختم نہیں کیا جاسکتا تو کم از کم مزید پابندیاں تو نہ لگائی جائیں۔

فلسطین / حفاظتی دستے

اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے درمیان جو گفت و شنید جاری ہے اور جو ایک حد تک انتقال اقتدار پر منتج ہو گی اسے پہلی مشکل اس وقت پیش آئی جب فلسطینی بستیوں میں حفاظتی دستوں کا سوال اٹھایا گیا۔ اسرائیلی نمائندے نے کہا ہے کہ اسرائیل کا خیال یہ ہے کہ غازہ اور جیریکو میں حفاظتی دستے موجود رہیں گے۔ اور یہ اس لئے کہ گفت و شنید امن کے ماحول میں ہو سکے گی۔

فلسطینیوں نے ہماری اس بات کو پہلے تو سن لیا تھا پر ہم نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے اسے برا منایا تھا۔ اسرائیلی نمائندے نے رپورٹروں کو بتایا کہ اب نہیں کہا جاسکتا کہ فلسطینیوں کے چہروں پر تبسم کی کیفیت ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جلد از جلد گفت و شنید کامیابی کی منزل پر پہنچ جائے۔ اگرچہ تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندے بھی یہی چاہتے ہیں لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ جہاں گفت و شنید ہو رہی ہے وہاں سے حفاظتی دستوں کو ہٹایا جائے۔ اسرائیل کو چاہئے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ پہلے عورتوں کو رہا کیا جائے اور اسی طرح معذوروں بیماروں کو بھی اور اس کے بعد وہ مزید سیاسی امور بیان کریں گے۔ بتایا گیا ہے کہ ابتدائی طور پر اسرائیل نے ایک پچاس سالہ شخص کو رہا کر دیا ہے جو کئی سال تک ان کی قید میں رہا ہے۔

صومالیہ / جنگی کارروائیاں

اقوام متحدہ کے ایک نمائندے نے بتایا ہے کہ پہلے تو ۱۳۔ اکتوبر کو صومالی لوگوں نے دو ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا تھا اب انہوں نے ایک یا شائد دو امریکی ہیلی کاپٹروں پر پھر رات کے وقت حملہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک فوجی نمائندے نے جس کا عہدہ ایک کیپٹن کا ہے صحافیوں کو بتایا کہ ان حملوں سے کوئی نقصان نہیں ہوا اور اس کے نتیجہ میں اقوام متحدہ کے فوجی دستوں نے کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جنگی لیڈر فرح آئیدید نے دوبارہ امریکی ہیلی کاپٹروں پر حملے کئے ہیں یا بعض صومالیوں نے بغیر کسی طرف سے اشارہ ہوئے از خود یہ کارروائی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت اس کے متعلق کچھ مزید نہیں کہنا چاہتا۔ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ واضح طور پر کسی کے سر الزام لگا سکوں۔ انہوں نے کہا کہ جب سے آئیدید نے جنگ بندی کا اعلان کیا ہے ادھر ادھر اکا دکا حملے ہوتے رہے ہیں جن سے زیادہ تر یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ حملے آئیدید کے حامیوں نے نہیں کئے۔ بلکہ دیگر صومالیوں نے بغیر کسی سے پوچھے یا کسی کو بتائے یہ حملے کئے ہیں۔ اب امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موگادیشو کی فضا میں اس کے ہیلی کاپٹر اڑتے رہیں تا کہ یہ پتہ چلا سکیں کہ یہ حملے کہاں سے ہوتے ہیں اور کون کرتا ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ اقوام متحدہ نے اس سلسلہ میں کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی۔ دراصل اقوام متحدہ اور امریکہ کی موجودہ پالیسی یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آئیدید کی مخالفت کی جائے صومالیہ میں سیاسی فضاء کو بہتر بنایا جائے اور آئیدید کو بھی نئے نظام کا ایک حصہ بننے کا موقعہ دیا جائے۔ جو حملے اقوام متحدہ کے فوجی دستوں پر ہو رہے ہیں وہ کوئی ایسے کارگر بھی نہیں اور موجودہ فضاء میں امریکہ ان کے جواب میں کچھ کرنا بھی نہیں چاہتا۔

لبنان کا امن

گذشتہ روز لبنان کے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ شامی فوجیں اس وقت تک لبنان میں موجود رہیں گی جب تک اسرائیلی فوجی دستے وہاں سے نکل نہیں جاتے اور لبنان کی اپنی فوج اتنی مضبوط نہیں ہو جاتی کہ وہ بیرونی حملوں کا مقابلہ کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرائیل کے سمندری کمانڈوز لبنان کے جنوبی حصہ میں داخل ہو گئے اور انہوں نے تین مچھلیاں پکڑنے والی کشتیوں کو اڑا دیا۔ وہاں کے باشندوں نے کہا کہ یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس حملے میں کتنے لوگ ہلاک ہوئے ہیں یا مزید کس کس چیز کو نقصان پہنچا ہے۔ حفاظتی دستوں کے ذرائع نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ حملے اس لئے کئے گئے ہوں کہ فلسطینی سارا گاؤں کی بندرگاہ کو استعمال کرتے ہیں۔ سارا گاؤں سیڈون کی بندرگاہ سے ۱۶ کلومیٹر جنوب کی طرف ہے۔ اور وہاں سے عام طور پر حملے کئے جاتے ہیں اس سے پہلے اسرائیلیوں نے شامیوں کے ایک جیٹ سکائی طیارے کو مار گرایا تھا۔ اور مختلف قسم کے حملے کر کے لبنانیوں اور فلسطینیوں کو نقصان پہنچایا تھا۔

ایران نواز حزب اللہ نے بھی بتایا ہے کہ ان کا ایک شخص اسرائیلی حملے میں مارا گیا تھا۔ حزب اللہ کے گوریلوں نے لبنان کے جنوب میں اسرائیلیوں پر حملہ کیا اور کچھ نقصان پہنچایا۔ اگرچہ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس حملے سے کتنا نقصان ہوا۔ بہرحال فلسطینی اور لبنانی اسرائیلیوں کے خلاف حملے کرتے رہتے ہیں اور اسرائیلی فوجی دستے لبنانیوں اور تنظیم آزادی فلسطین پر حملے کرتے ہیں۔ اور لبنان کا امن اسی طرح برباد ہوتا رہتا ہے۔

مصری بنیاد پرست

بتایا گیا ہے کہ مصر میں گذشتہ بدھ کے روز ایک نامعلوم مسلمان نے ایک فارمیسی کی دکان میں داخل ہو کر اندھا دھند گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ جس سے ایک گاہک جاں بحق ہو گیا۔ فارمیسی کی یہ دکان ایک عیسائی کی ملکیت ہے۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ قاہرہ کے جنوب میں ۲۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ایسے علاقے میں جو عسکریت نوازوں کی وجہ سے کشمکش میں مبتلا ہے ایک ڈاکٹر کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ ڈاکٹر ایک ۳۵ سالہ شخص تھا۔ اگرچہ یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ قاتل کون ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ حملہ کرنے کے طریق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بنیاد پرست مسلمان ہیں جو عام طور پر پولیس پر حملے کرتے ہیں۔ یا مصر کے قبطی عیسائیوں کی اقلیت کے افراد پر۔ ان کے حملوں کا اصلی مقصد یہ ہے کہ وہ حکومت کو غیر مستحکم کریں اور حکمرانوں سے اقتدار چھین لیا جائے۔ انہی دنوں دو مزید عیسائی بھی ایسے ہی حملوں میں زخمی ہو گئے۔

امداد میں کمی

جس روز محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان دولت مشترکہ کی کانفرنس کے لئے روانہ ہوئیں اس روز امریکہ کے سفیر مسٹر جان مونجو نے پاکستان میں انگریزی بولنے والوں کی ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کے لئے امداد کو مزید کم کرنا پڑے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کا بڑا باعث کشمیر کا مسئلہ ہو گا۔ امریکہ میں اس بات پر تشویش بڑھ رہی ہے کہ کشمیر کا علاقہ متنازعہ ہے اور اس کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہندوستان اور پاکستان کو فیصلہ کرنا چاہئے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں اس مسئلے پر گفت و شنید کریں گے اور اس گفت و شنید کی بنیاد اقوام متحدہ کی قرار دادیں ہوں گی۔ مسٹر مونجو نے یہ بھی کہا کہ سیاچین کا مسئلہ بھی حل کر لینا چاہئے۔

یہ بات اللہ تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے کہ جس کو وہ عزت دینا چاہے وہ معزز و مکرم ہو جاتا ہے اور جس کو ذلیل کرنا چاہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے انسانی کوشش اور سعی پر اس کا انحصار اور مدار نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔
اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرتے کی سعادت حاصل کریں۔

YAKOUBOU FILS DE BASHIROU (IDOGO) BENIN

RAFIOU FILS DE BASH IROU (IDO GO) BENIN

QASSIM FILS DE HAMIDOU (IGANA) BENIN

ISSHAQUE FILS DE ADAMOU (IGANA) BENIN

ALIOU FILS DE SOULEMAN ALAMOU (PORTO NOVO) BENIN

ISMAIL FILS DE BIAO SALIF (ADJAOURE) BENIN

TOFIQUE FILS DE SALIF YASSIN (ADJAOURE) BENIN

Y. NASSIR AHMAD FILS DE YOUSSOUFU MAHMOUDOU (PORTO NOVO) BENIN

RADJI TAHIRA FILLE DE RADJI BISSIRIOU (PORTO NOVO) BENIN

PARAISO ABDOUL BARI FILS DE P.M. MAROUFE (PORTO NOVO) BENIN

M. SHAHID FILS DE OGOUDARE RAOUFOU (IFANGNI) BENIN

SOUNOU GAFARI FILS DE S. IBRAIM (IFANGNI) BENIN

B. ABDOUL GHAFAR FILS DE A. BISSIRIOU BENIN

DAOUDA FILS DE ADAMOU (IGANA) BENIN

HAMIDOU FILS DE A. RAHMAN (KEPE) BENIN

KARIMOU FILS DE MOUSLEHOU (IGANA) BENIN

A. SALAM FILS DE S. RAHIMI (KEPE) BENIN

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب قمر حال مقیم جرمنی کا پچھلے ماہ دل کا بائی پاس آپریشن ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا احباب کرام سے موصوف کے لئے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور مکمل صحت حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نصیرالدین انجم مربی سلسلہ کے والد مکرم چوہدری شمس الدین صاحب پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد شریف آف منڈی بوریوالہ حال فیکٹری ایریا کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد چغتائی آف واہ کینٹ ایک ماہ سے دماغی کمزوری سے علیل ہیں اور ڈاکٹروں نے دماغ میں ٹیومر تشخیص کیا ہے۔

○ مکرم خالد احمد صاحب متعلم B.Sc واہ کینٹ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۵-اکتوبر- سردی کا احساس پیدا ہو رہا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۸ء۵ درجے سنٹی گریڈ

○ درگاہ حضرت بل کے محاصرے کو دس روز سے زائد ہو چکے ہیں- بھارتی فوج نے درگاہ کو جانے والا پانی بند کر دیا تھا- جب پانی بحال کیا گیا تو پیتے ہی دو بچوں سمیت ۵۰- افراد بے ہوش ہو گئے- خیال ہے کہ پانی میں زہر ملایا گیا ہے- بچوں کی حالت نازک ہے- بے ہوش افراد کے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے-

○ درگاہ حضرت بل کے محاصرے کا جواب کشمیری حریت پسندوں نے بانڈی پورہ میں ۸۵- بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر کے دیا ہے- یہاں پر بھارتی فوج اور حرکت المجاہدین کے درمیان ایک شدید جھڑپ میں حریت پسندوں کے کمانڈر اعجاز شاہد سمیت ۱۵- حریت پسند بھی شہید ہو گئے- مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں کرفیو کے باعث ۱۵- لاکھ افراد پھنس کر رہ گئے ہیں-

○ پاکستان عالمی برادری کو کشمیر کی بگڑتی ہوئی صورت حال سے آگاہ کرے گا- سینٹ کی قائم مقام چیئرپرسن ڈاکٹر نور جہاں پانے زئی پارلیمانی نمائندوں کے عالمی ایکشن فورم میں شرکت کے لئے نیویارک روانہ ہو گئیں-

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ سینٹ کو بھی مالیاتی امور میں کوئی کردار دیا جانا چاہئے- انہوں نے کہا کہ آئین میں کوئی ایسی خرابی ضرور ہے کہ ٹیکس دہندگان اپنا ٹیکس ادا نہیں کرتے-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ بہتر صدارتی امیدوار تو نصراللہ اور مزاری ہیں لیکن اصل فیصلہ "سیزرز" کے موڈ پر منحصر ہے-

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ جمہوری نظام کو سازش کے تحت کمزور کیا گیا ہے- موجودہ حکومتیں چھ ماہ بھی نہیں چلیں گی- انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اور پروفیسر خورشید نواز شریف کی مہربانی سے سینیٹر بنے پھران سے بے وفائی کی- مفتی محمود کی وفات کے بعد جے یو آئی کا کاروبار بند ہو گیا ہے- انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام کے قتل میں سب سے بڑا ہاتھ غلام اسحاق خان کا ہے-

○ جونیجو لیگ کے بریگیڈئر اصغر نے کہا ہے کہ غلام اسحاق تجربہ کار شخص ہیں لیکن نامزدگی پر سنجیدگی سے غور کرنا پڑے گا انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ کے اختیارات میں کمی کرنا زیادتی ہے الطاف حسین کے گورنر پنجاب مقرر ہونے پر کسی کو اختلاف نہیں-

○ ملتان روڈ لاہور پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے سپاہ صحابہ کے کارکن کو قتل کر دیا-

○ سرحد کی حکومت نے حمایت کو مستحکم کرنے کے لئے آزاد اراکین کے تمام مطالبات مان لئے ہیں اور تعلیم، صحت، مواصلات اور بلدیات کی اہم وزارتیں آزاد اراکین کو مل گئی ہیں-

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے دوبارہ صدر بننے کا اشارہ دے دیا ہے- چار سینئر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران انہوں نے کہا کہ بڑے سیاسی گروپوں نے ان سے امیدوار بننے کی درخواست کی تو میدان میں آنے سے گریز نہیں کروں گا-

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سعودی عرب کے شاہ فہد نے پریسلر ترمیم ختم کرانے اور پاکستان کی دفاعی و معاشی ضروریات پورا کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے- سعودی فرمانروا نے کہا ہے کہ وہ اگلے ماہ امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں جس میں وہ امریکی حکام کو کہیں گے کہ پریسلر ترمیم امتیازی قانون ہے اسے واپس لیا جائے- اس ترمیم کے تحت امریکہ نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد بند کر رکھی ہے-

○ ضمنی انتخابات کی تاریخوں کے بارے میں الیکشن کمیشن نے حکومت کی بات مان لی ہے- اب ضمنی انتخاب ۲- دسمبر کو ہوں گے-

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے صدر وسیم سجاد، وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور آرمی کے سربراہ جنرل عبدالوحید سے ملاقاتیں کی ہیں- خیال ہے کہ انہوں نے وزیراعلیٰ کے بعض اختیارات گورنر کو دیئے جانے کے بارے میں گفتگو کی ہے-

○ فیصل صالح حیات کو پنجاب میں سینئر وزیر بنانے کے بارے میں اتفاق رائے ہو گیا ہے- وہ اور وزیراعلیٰ منظور وٹو مل کر کابینہ کا تعین کریں گے-

○ دنیا بھر میں کشمیری ۲۷- اکتوبر کو یوم احتجاج منائیں گے-

○ وزیر پارلیمانی ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ خواتین کی نشستیں بحال کرنے کا بل جلد منظور ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ یہ بل ایوان میں آیا تو سب پارٹیوں کے لئے امتحان ہو گا-

○ نوابزادہ نصراللہ خان صدارتی انتخاب کی مہم میں شامل ہو گئے ہیں- مصطفیٰ جتوئی، مزاری اور پیر صاحب پگاڑا نے ان کو متفقہ امیدوار بنانے کے لئے کوششیں تیز تر کر دی ہیں-

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی ہنگامی بنیادوں پر ایک لاکھ آسامیاں پیدا کرے گی-

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ حکومت کو امریکہ اور فوج کی حمایت حاصل ہونا اچھی بات ہے- انہوں نے کہا کہ میں نے سیاسی جماعت بنانے کا ارادہ فی الحال مؤخر کر دیا ہے-

ہر قسم کے فریج - ڈیپ فریزر - ائیر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں-

نیشنل الیکٹرونکس

جودھامل بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور
فون : ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

7 CURATIVE SMELLS

سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell	۱- ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell	۲- ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell	۳- فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell	۴- فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell	۵- ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell	۶- پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell	۷- ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے ، مکمل پیکنگ 150 روپے

تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں-

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان

فون سیلز : 211283 دفتر : 771 کلینک : 606

موسم سرما کی آمد کے ساتھ ہی / نئے ریڈی میڈ ملبوسات مردانہ و زنانہ ● لیدر جیکٹس ● واسکٹ اور سکول یونیفارمز کی مکمل ورائٹی کیلئے

خان بابا سپر سٹور گول بازار ربوہ

فون ۶۵۸